International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
PP: 43 -58

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

منشیات کے نقصانات اور روک تھام: سیرت طیبہ کی روشنی میں

Drug Harms and Prevention: In the Light of History

Dr. Muhammad Manzar Ehsan
Assistant Professor, Islamic studies,
The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Dr. Sidra Ahmed
Assistant Professor, BS – IR, Department of Humanities and Social Sciences, DHA Suffa University Karachi, Pakistan
Hafiz Ahmad Mahmood
M Phil Scholar, SZIC, University of the Punjab, Lahore.
rafiqf.hafiz@gmail.com

Abstract

The use of narcotics is very important social issue of current age. The of usage of narcotics are modernized in the fast-changing society. Alcohol was used by man for drinking for centuries, but in the twentieth century cannabis, opium, chars and heroin were its modern shapes. Now in the twenty first century, it is damaging the society in the fatal and ultramodern forms like glass and ice. Mostly the youngsters in the society are its target. The tragedy is that the educational institutions are not protected from the cursing of this drug. It is necessary that in order to prevent the younger generation from this social evil, the state, parents and the teachers should take measures regarding character building and prevent their future generation from this curse. The ethical spiritual religious training of the race should be done in the light of Seerat-e- Tayyba so that young generations can be the architect of the country's wealth, not to become an object of dirt and destitute for the nation and nation. It is imperative that the youth class should consider their responsibilities in positive attitude only. In the underlying article, the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) have been made to offer suggestions for solving this very important social problem.

Keywords: Narcotics, Society, Educational institutes, Future generations, Seerat-e- tayyaba

CC BY

تعارف موضوع

زندگی قدرت کا سب سے بڑا کرشمہ اور نایاب تحفہ ہے۔ زمین پر زندگی کا وجود ہی اس باقی کائنات سے ممتاز ہے۔ اپنی اور دوسروں کی زندگی کی قدر کرنا اور اس کی حفاظت کرنا انسانیت کا پہلا درس ہے، لیکن آج کا انسان اسی زندگی کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے۔۔ دنیا کو اجاڑنے کے لئے اس نے ایٹمی ہتھیار بنا لیے۔ دوسروں کی زندگی تو ایک طرف... آج کے دور میں کچھ انسان اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی زندگی کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو آپ روزانہ اپنے گلی، محلے, بازاروں، ارکیٹوں، پارکوں اور مختلف جگہوں پر نشہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ نشہ ایک ایسی لعنت ہے جو انسان کو اس کے حواس خمسہ سے ہی لاپرواہ کر دیتی ہے، اور دین و دنیا سے بے خبر کر دیتی ہے، یہاں تک کہ انسان رفتہ رفتہ موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔۔

منشیات تقریبا تمام ممالک کا ہی مسئلہ ہے اور اس کے سدباب کے لئے مختلف ممالک میں سخت قانون اور سزائیں موجود ہیں۔ سعودی عرب سمیت کئی ممالک میں منشیات سمگل کرنے کی سزا موت ہے، لیکن اس کے باوجود منشیات کا کاروبار کرنے والا مافیا پوری دنیا کی طرح ان ممالک میں بھی موجود ہے۔ منشیات پاکستان جیسے غریب ملک کے نوجوانوں کی زندگی اور قوم کے مستقبل کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ پاکستان میں منشیات کے استعمال بارے ہوشربا اعدادوشمار ہیں، لیکن پہلے ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ منشیات اخذ کس بلا کا نام ہے؟.

منشیات سے مراد وہ اشیاء یا ادویات ہیں جو انسان کی ذہنی کیفیات اور رویوں کو بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان کے استعمال سے ذہنی اور جسمانی تکلیف شدت اختیار کر جاتی ہے۔ ہر نشہ اپنا مخصوص رویہ رکھتا ہے۔ کوئی نشہ دماغ کو سکون اور کوئی تحریک دیتا ہے۔ بعض نشے درد ختم کرنے والے اور بعض خیالات کو توڑنے موڑنے والے ہوتے ہیں۔ روایتی طور پر برصغیر میں بھنگ، چرس، شراب اور افیون کا نشہ عام ہو رہا ہے۔ کھانسی کے شربت، گولیوں اور نارکوٹکس کا استعمال, پچھلے چند سالوں میں خطرناک شکل اختیار کر گیا ہے1980ء کے بعد یہ وبا تیزی سے پھیلی۔ منشیات کے اقسام جو سب سے زیادہ خطرناک ہیں، ان میں ہیروئن، چرس، افیون، کوکین اور شراب کا نشہ ہے اس سے بھی بڑھ کر راقم نے خود دیکھا ہے کہ مختلف علاقوں میں لوگ پٹرول، ٹائر اور صمد بانڈ کا بھی نشہ کرتے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ پریشان حال، نارمل، خوش باش اور ہر قسم کے لوگ نشہ کرتے ہیں۔

نشہ کا آغاز عام طور پر تفریح، دباؤ یا علاج کے طور پر کیا جاتا ہے۔ بے سکونی، نشہ کا ماحول اور اس کی آسان دستیابی اس کو ہموار کرتے ہیں۔ مضمرات سے بے فکر ہو کر لوگ نشہ کا استعمال پھولوں کی طرح خوشی اور غمی دونوں موقعوں پر کرتے ہیں۔ آپ نے خبروں میں سنا یا پڑھا ہوگا کہ گزشتہ سال ملتان میں خوشی کے موقع پر کچی شراب پینے پر ایک ہی قبیلہ کے تیس

سے زائد افراد ہلاک ہوگئے۔ اس طرح کے واقعات لاہور اور ملک کے دیگر حصوں میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں منشیات استعمال کرنے والے شہریوں کی تعداد کتنی ہے؟ اس بارے میں وفاقی یا صوبائی حکومتیں سالانہ اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے کوئی ریسرچ نہیں کرواتیں، لیکن مختلف اداروں کی جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق عادی افراد کی تعداد سات ملین سے ایک کروڑ کے درمیان ہے، اور نشہ کی عادت ہر سال تقریبا اڑھائی لاکھ ہلاکتوں کی وجہ بنتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک بااعتماد ذریعہ اقوام متحدہ کے منشیات اور جرائم کی روک تھام کا دفتر ہے جو UNODC کہلاتا ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ دفتر بین الاقوامی سطح پر منشیات کے استعمال اور ان کی تجارت سے متعلق حقائق جمع کرتا ہے۔

"تازہ ترین ڈیٹا کے مطابق پاکستان میں منشیات اور نشہ آور ادویات کا غیر قانونی کاروبار کرنے والے افراد کی تعداد 67 ہزار سے ایک لاکھ ہے اور ان میں بڑی تعداد 25 سے لے کر 39 سال کے عمر کے افراد ہیں۔ دوسرا سب سے بڑا گروپ 15 سے 24 سال تک کی عمر کے افراد ہیں"۔(1)

منشیات کا استعمال تعلیمی اداروں میں

پاکستان کے چھوٹے بڑے تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان نئی نسل کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں خفیہ طور پر آئس نشہ تیار کر کے فروخت کیا جاتا ہے۔ غیر قانونی لیبارٹریوں میں تیار ہونے والا یہ آئس نشہ دوسرے درجے کا نشہ ہے اور اس نشہ کی ایک بڑھیا ایک ہزار سے دو ہزار روپے میں فروخت ہوتی ہے جبکہ اصل تیار کردہ آئس نشے کی پڑھیاں پانچ ہزار سے دس ہزار روپے میں فروخت ہوتی ہے۔

تعلیمی اداروں کے ہاسٹلز میں رہنے والے طالبعلم سگریٹ کو تمباکو سے آدھا خالی کرنے کے بعد اس میں آئس نشہ بھر کر اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چیونگم کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ "فلیتو" نام کی چیونگم تھائی لینڈ اور یورپ سے منگوائی جاتی ہے یہ پانچ سو سے لے کر بارہ سو روپے تک فروخت ہوتی ہے اور اس کا استعمال زیادہ تر لڑکیاں کرتی ہیں۔ اور اس کو چبانے سے گھنٹوں اس کے نشہ میں مگن رہتے ہیں۔

یہ نشے اور اس کے علاوہ دوسری نشہ اور اشیاء بڑی آسانی کے ساتھ تعلیمی اداروں میں میسر ہیں اور ان کو فروخت کرنے والے لوگوں میں تعلیمی اداروں کے گارڈز، ملازمین، اور تعلیمی اداروں کے جنرل سٹورز، فروٹ شاپس، ہوٹلز، اور باربر شاپس، تعلیمی اداروں کے باہر کھڑے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور، رکشہ چلانے والے بھی شامل ہیں۔

نشہ کرنے والے لڑکے اور لڑکیاں جب یہ نشہ کرتے ہیں تو ان سے بدبو بھی نہیں آتی کیونکہ وہ اس کے لیے منہ میں خوشبو والا سپرے کر دیتے ہیں۔

"United Nation office on Drugs and Crime" کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 13 سے 24 سال کے لوگ شامل ہیں جو ایک یا ایک سے زیادہ بار نشہ کی طرف مائل ہوئے ہیں، اس لیے پاکستان میں اپر کلاس اور مڈل کلاس کے

لوگوں کے نشہ میں واضح فرق موجود ہے۔ اپر کلاس میں لوگ آئس کرسٹل، حشیش، ہیروں کے ساتھ ساتھ مختلف ادویات کا استعمال کرتے ہیں جبکہ مڈل کلاس کے لوگ فارماسیوٹیکل ڈرگز، شراب، چرس، پان، گٹکا، نسوار اور سگریٹ وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ منشیات کی روک تھام کے حوالے سے جو ادارے پاکستان میں موجود ہیں ان میں سے اینٹی نارکو ٹکس فورس, ایکسائز اینڈ ٹیکنیشن، پولیس، ایف آئی اے، کسٹم، فرنٹیر کانسٹیبلری، ایئرپورٹ سیکورٹی فورس اور دیگر ادارے موجود ہیں۔

منشیات کے اسباب

دور حاضر کا سب سے بڑا عظیم ترین المیہ منشیات ہے جس نے زندگی کو مفلوج کر دیا ہے۔ نشہ کے رسیا اپنی جان کے دشمن اور اپنے رب کے ایسے ناشکر گزار بندے ہوتے ہیں جو اس کی عطا کردہ زندگی کی قدر کرنے کے بجائے اسے برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور منشیات فروش ملک وملت کے وہ دشمن ہیں جو نوجوان نسلوں کو تباہ کر کے ملک وملت کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ انہوں نے صرف چند سکوں کی خاطر ایسے شگوفوں کو شاخوں سے توڑ کر گندگی کے ڈھیر پر رکھ دیا ہے جنہیں کشت حیات میں قاصد بہار بنناتھا۔ بلاشبہ ہمارے معاشرے میں منشیات کی وجہ سے اغیار کی سازشوں نے راہ پائی ہے، لیکن اس سلسلے میں ملک دشمن عناصر کا بھی عمل دخل ہے۔ ان بیرونی اور اندرونی دشمنوں کا مدعا صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو جسمانی اور ذہنی طور پر اس طرح کھوکھلا کر دیا جائے کہ وہ دنیا میں اپنا متحرک کردار ادا کرنے کے قابل نہ رہیں۔ یہ طاقتیں اہل چین کے ساتھ بھی ایسا ہتھکنڈا آزما چکی ہیں اور انہیں سالہاسال افیون کا عادی بنا کر ترقی کی دوڑ میں پسماندہ بنانے کی مذموم کوشش کر چکی ہیں۔

کتنی اذیت ناک بات ہے کہ سگریٹ، شراب، افیون، ہیروئن اور نشہ آور ادویات کی مخالفت تو سب کرتے ہیں مگر ان لعنتوں کا سدباب کرنے میں مخلص کوئی بھی نہیں۔ حد یہ ہے کہ سگریٹ پینا قانوناً جائز نہیں ہے لیکن اسے دھڑلے سے فروخت کیا جارہاہے اور اس کو بیچنے پر پابندی عائد نہیں کی گئی۔ یہ منافقت ذرائع ابلاغ، حکومت اور اخلاق سدھارا اداروں کے منہ پر طمانچے سے کم نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ قوم فکری، روحانی اور جسمانی اعتبار سے مفلس ہوتی جارہی ہے۔ نشہ آور چیزوں کے رسیا عموماوہ نوجوان ہوتے ہیں جنہیں ابھی تک زندگی کے تجربات نہیں ہوتے، جو اتنا بھی نہیں جانتے کہ زندگی اور موت کے درمیان کتنا کم فاصلہ ہے۔ وہ موت سے قبل اپنے آپ کو زندہ درگور کر لیتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق 17 سے 30 سال کے افراد منشیات کا زیادہ شکار ہیں اور اس کے علاوہ 10 سال سے 16 سال تک کہ عمر کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کھلم کھلا نشہ کرتے ہیں۔ منشیات کا استعمال دنیا بھر میں زور پکڑ تا جارہاہے جس سے نوجوان افراد کی بھاری اکثریت دوچار ہو رہی ہے۔ منشیات پاکستان اور دنیا بھر کا سب سے بڑا مسئلہ ہے جس کو روکنے کے لئے قانونی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ یہ انسان کو موت کی طرف لے جاتی ہے۔ زندگی اور موت کے درمیان فاصلہ کم کر دیتی ہے۔ پاکستان میں تقریبا 80

فیصد لوگ کسی نہ کسی طرح سے بالواسطہ یا بلاواسطہ نشہ آور ادویات کا استعمال کر رہے ہیں۔ جس کا زیادہ استعمال بعض اوقات موت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

پاکستان میں نشہ کے طور پر سب سے زیادہ شراب کا استعمال ہے یہاں تک کہ اس کی فیکٹری کو قانونی طور پر لائسنس بھی جاری کیا گیا ہے۔ منشیات کی وجہ سے ہر سال اڑھائی لاکھ افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ پاکستان میں منشیات کے استعمال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔

> "پاکستان میں انیس سو نواسی میں ہیروئن کے عادی افراد کی تعداد صفت تھی جبکہ انیس سو پچاسی میں بارہ لاکھ ہو چکی تھی۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد 70 لاکھ کے قریب ہے، جن میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہے"۔(2)

منشیات کی وجوہات

عموماً نوجوانوں میں نشے کا آغاز ایڈونچر کچھ مختلف کرنے کے شوق میں، دوستوں کے دباؤ اور ذہنی الجھنوں سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے لیکن اس میں 70 فیصد ذہنی پریشانی یا اقتصادی بحران سے نجات پانے کے لئے نہیں بلکہ محض شوقیہ نشہ کرتے ہیں اور پھر اس دلدل سے نہیں نکل پاتے۔ صرف 2013 اور 2014 کے درمیان شوقیہ نشہ کرنے والوں کی تعداد میں سو فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ جناح اسپتال کے شعبہ نفسیات اور بحالی مرکز کے سربراہ پروفیسر اقبال آفریدی کے مطابق امیر گھرانوں کے بالخصوص بڑے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جن کی عمر عام طور پر 13 سے 25 سال ہوتی ہیں، نشے کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ منشیات کے استعمال کی بنیادی وجوہات میں سرفہرست ذہنی دباؤ ہے اور تین طرح کے نوجوان نشے کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

1۔ بائیولوجیکل شخصیت کے حامل جنہیں وراثت میں یہ بیماری ملتی ہے۔

2۔ جو فرسٹریشن یا ڈپریشن کا شکار ہوں۔

3۔ جنھیں معاشی مسائل کا سامنا ہو یا بے روزگاری جیسے مسائل کا شکار افراد، عموماً غریب گھرانوں سے تعلق رکھنے والے چھوٹی عمر کے بچے بری صحبت کی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ آئس نوجوانوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا نشہ ہے۔ یہ بہت طاقتور اور اثر پذیر ہے جس کی ایک خوراک ہی انسان کو اس کا عادی بنا دیتی ہے۔ شفاف چینی کے دانوں کی شکل میں ملنے والے اس نشے کو گلاس یا کرسٹل میتھ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

نوجوانوں میں منشیات کے سر عام استعمال کی ایک وجہ فلموں اور ڈراموں میں شراب، چرس اور دیگر نشہ آور اشیا کا سر عام استعمال بھی ہے۔ شراب منشیات کے فروغ میں فلموں اور ڈراموں کا کردار بہت نمایاں ہے۔ کسی نہ کسی شکل میں نشہ خوری کے مناظر تمام فلموں ڈراموں میں دکھائے جارہے ہیں۔ یہ چیز نوجوانوں میں منشیات کی لت پیدا کرنے کا ایک بنیادی سبب ہے۔ منشیات کی عادت آدمی سے ہر طرح کا کام کروا لیتی ہے چاہے قتل ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ہم جرائم کی صورتحال کو دیکھیں تو آدھے سے زیادہ جرائم نشے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ بیشتر ٹریفک حادثات بھی اسی بنیاد پر رونما ہوتے ہیں۔ منشیات کا استعمال کرنے والے نوجوانوں میں زیادہ تر کا تعلق پڑھے لکھے طبقے سے ہیں اور یہی نوجوان ملک کا اثاثہ ہیں۔ ان کو منصوبہ بندی کے تحت اس نشے کی لت لگائی جارہی ہے۔ منشیات کی فروخت اور دھندے میں ملوث افراد چند پیسوں کے لالچ میں ملک کے مستقبل کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ کئی تعلیمی اداروں میں منشیات سپلائی کرنے والے گروہوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ یہ عناصر تعلیمی اداروں میں، تعلیمی اداروں کے باہر نوجوانوں کو ٹارگٹ کر کے انہیں نشے کی لت میں مبتلا کر رہے ہیں ۔ یہ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان جس کو مستقبل کا معمار بننا ہے، ملک کو ترقی کی راہ پر لے جانا ہے، وہ خود کچرا کنڈی اور سڑکوں پر آرہی ہے۔ کھیل کے میدان کچرا کنڈی نشہ خوروں کے لیے رہ گئے ہیں یا ان پر قبضہ مافیا کا راج ہے۔ ہماری نوجوان نسل کو صحت مند سرگرمیوں کی ضرورت ہے۔ ان کو بنیادی سہولیات اور مواقع فراہم کیے جائیں کہ وہ اپنے آپ کو مثبت سرگرمیوں میں مصروف کر سکیں۔ بیکاری کسی مثبت، صحت مند اور مفید مشغولیت کا نہ ہونا بگاڑ کی راہ پر لے جانے کا بہت طاقتور ذریعہ ہے۔

نشہ کے جسمانی اور نفسیاتی نقصان

"ناک کان اور حلق کی بیماریوں کے ماہر اور پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر قیصر سجاد کا کہنا ہے کہ پاکستان کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں تمباکو نوشی اور پان گٹکے کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سکول کالج اور جامعات کی 12 سے 14 فیصد لڑکیاں جبکہ 35 فیصد سے زیادہ لڑکے تمباکو کے استعمال کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی معذوری کے ساتھ ساتھ حلق کی خرابی، جگر، امراض قلب، اسقاط حمل، قلت عمر، معدہ کے زخم، فاسد خون، تنفس کی خرابی، کھانسی، سر درد، بے خوابی، دیوانگی، ضعیف، اعصاب کا فالج، ٹی بی، بواسیر، دائمی قبض، گردوں کی خرابی وغیرہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں"۔(3)

صوبہ پنجاب میں منشیات کا استعمال

صوبہ پنجاب میں منشیات پر سالانہ 10 ارب روپے اڑائے جاتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق صوبہ بھر میں 25 لاکھ سے زائد افراد نشے کے عادی ہیں جب کہ ایک لاکھ سے زائد افراد نشے کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پنجاب کے دیہات میں 22 فیصد اور شہروں میں 38 فیصد آبادی منشیات کا استعمال کرتی ہے۔ بتایا گیا ہے تیس ہزار افراد نشہ کے لئے سرنج کا

استعمال کرتے ہیں جس سے ہیپاٹائٹس اور ایڈز جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہو رہی ہے۔ کم و بیش دو ملین افراد ہیروئن اور پانچ لاکھ افراد افیون کا نشہ کرتے ہیں۔

"صوبائی دارالحکومت پنجاب میں 350 سے زائد منشیات فروش سرگرم پائے جانے کی اطلاعات ہیں ان میں اکثریت کو پولیس کا تعاون حاصل ہے"۔(4)

خیبر پختونخواہ میں منشیات کا استعمال

ماہرین کا خیال ہے کہ ملک میں زیادہ تر منشیات کی ترسیل شمال مغربی قبائلی علاقوں اور ہمسایہ ملک افغانستان سے ہوتی ہے۔ ان منشیات میں ہیروئن، حشیش اور کوکین وغیرہ شامل ہے۔ ان کا گزر خیبر پختونخواہ سے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ملک کے دوسرے حصوں کی بنسبت یہاں منشیات کے عادی افراد کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

"پشاور میں قائم ایک فلاحی ادارے دوست فاونڈیشن کی رابطہ کار کن حنا خاتون کہتی ہیں کہ ان کے ادارے کے پاس قریب پانچ سو ایسے رجسٹرڈ مریض ہیں جو کہ منشیات کے استعمال سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک سو ایسے افراد ہیں جن کی عمریں 18 سال سے کم ہیں"۔(5)

> "ایک رپورٹ کے مطابق خیبر پختونخواہ میں 8.5 فیصد لوگ چرس اور دوسری نشہ آور اشیاء کا استعمال کرتے ہیں، جبکہ 6 فیصد سے زائد لوگ نیند کی گولیاں بطور نشہ استعمال کرتے ہیں ان کی عمر 15 سے 65 سال تک بتائی گئی ہیں۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ خیبر پختونخواہ کے قبائلی علاقوں میں کل آبادی کے 10.9 فیصد سے زائد لوگ منشیات کے عادی ہیں۔ اس میں ایک لاکھ چار ہزار سے زائد افراد ہیروئن جبکہ 84 ہزار سے زائد افراد افیون کا استعمال کرتے ہیں"۔(6)

پاکستان میں منشیات کا استعمال

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 76 لاکھ افراد منشیات کے استعمال کرتے ہیں جن میں 78 فیصد مرد اور 22 فیصد خواتین ہیں۔ پریشان کن بات یہ ہے 76 لاکھ لوگوں کی بڑی تعداد 24 سال سے کم عمر افراد لوگوں کی ہے۔ پاکستان میں منشیات کے روک تھام کے لئے ادارے اینٹی نارکوٹکس فورس کے ترجمان کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی افراد ہیروئن اور شراب کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔

> "غیر سرکاری ادارے "ساسی" کے سربراہ کا کہنا ہے کہ اٹھارہ ماہ کے سروے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہمارے سرکاری تعلیمی اداروں کے بچے بالعموم اور نجی تعلیمی اداروں کے بچے بالخصوص کسی نہ کسی صورت میں منشیات کے عادی ہیں جن کی شرح 43 سے 53 فیصد ہے۔ تازہ ترین سروے

کے مطابق پاکستان میں منشیات نشہ آور ادویات کا غیر قانونی استعمال کرنے والے افراد کی تعداد 66 لاکھ ہے اور ان میں بڑی تعداد پچیس سال سے انتالیس سال کی عمر کے افراد ہیں۔ اس کے علاوہ پندرہ سال سے 24 سال کے نوجوان بھی نشے کے عادی ہیں تقریبا سات ملین افراد میں سے 42 لاکھ ایسے ہیں جو مکمل طور پر نشے کے عادی ہیں"۔(7)

UNO کی رپورٹ

"یو این او" کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 6.7 ملین لوگ نشے کے عادی ہیں جو کہ دنیا میں کسی بھی ملک کے لئے سب سے زیادہ تعداد ہے۔ منشیات انتہائی سستا اور آسانی سے ملنے والا مٹیریل ہے جو کہ زیادہ تر افغانستان سے آتا ہے۔۔اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر سال پاکستان میں 44 ٹن ہیروئن استعمال ہوتی ہے۔پڑوسی ملک افغانستان سے ہر سال 110 ٹن ہیروئن اور مارفین پاکستان کے ذریعے بین الاقوامی مارکیٹوں میں پہنچائی جاتی ہیں۔ پاکستان میں ایک اندازے کے مطابق 2007 میں 90 ہزار لوگوں کا ہیروئن کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے جبکہ 2013 منشیات کے صارفین کی تعداد میں 2 لاکھ 80 ہزار کا اضافہ ہوا اور 2014 میں یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔

منشیات کی اقسام

1۔ **خمر یا خمریات:** ایسے مشروب جو مختلف پھلوں یا اجناس سے اس طرح بنائے جائیں جو نشہ آور ہو جائیں اور فقہاء کی بیان کردہ ان علامتوں کو ظاہر کریں جنہیں قرآن پاک نے خمر کہاں ہے۔ ایسے تمام مشروب خمر یا خمریات کہلاتے ہیں۔

2۔ **ابتداء یا قابل سکر مشروبات:** یہ ایسے مشروبات ہوتے ہیں جو خمریات تو نہ ہو لیکن ان کا زیادہ استعمال سکر پیدا کر یے۔ یا کسی خاص وقت تک پڑے رہنے کی وجہ سے ان میں نشہ پیدا ہو جائے۔

3۔ **محدرات یا جامد سکرات:** ایسی نشہ اور اشیاء جو مختلف پودوں اور مائعات سے تیار کی جائے اور اس میں سکر کے اثرات پائے جائیں۔ ان کو محدرات یا جامد سکرات کہا جائے گا۔ مثلا افیون، چرس اور بھنگ وغیرہ

بھنگ اور افیون کا شرعی حکم

بعض لوگ اس لئے منشیات استعمال کرتے ہیں کہ ان کا غم غلط ہو جائے یا اپنی خوشی کے اظہار کے لیے لعو ولہب کے ارادے سے بھنگ یا افیون وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں اور ایسی حالت میں اگر ان کی سوچ جواب دے دے یا عقل ماؤف ہو جائے تو ان سے جو بھی غیر شرعی کام سرزد ہو گا وہ اس کا ذمہ دار ہو گا۔ لیکن اگر وہ علاج کی غرض سے اس طرح کی کوئی چیز استعمال کرتا ہے اور اس کی عقل ماؤف ہو جاتی ہے تو تب وہ اس دائرے میں نہیں آئے گا۔

جس طرح علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

"اگر کوئی شخص لعو ولہب کہ قصد سے بھنگ پینے یا افیون کھائے اور اس کے عقل ماؤف ہو جائے تو اس کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور اگر اس نے علاج کی غرض سے بھنگ لی تھی یا افیون کھائی تھی تو اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہو گی، کیونکہ اب اس کا کھانا اور پینا معصیت نہیں ہے"۔(8)

اسی طرح کے الفاظ فتح القدیر میں اور بزازیہ میں بھی موجود ہیں جن سے یہی احکام واضح ہوتے ہیں۔

سکون آور دواؤں کا شرعی حکم

لوگ نیند نہ آنے کی وجہ سے یا مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ایسی دوائی استعمال کرتے ہیں جن سے انہیں سکون اور راحت میسر ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں ان دواؤں میں منشیات کی آمیزش ہوتی ہے جس طرح ایٹی ون، ڈائزو پام، ور سیم، برین اور تفرانیل وغیرہ کو اسومینیا، دل گرفتگی (ڈپریشن) اور مالیخولیا جیسے امراض میں ماہر ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق استعمال کیا جاسکتا ہے، لیکن ان دواؤں کو بطور عادت یا نشہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ تمام دوائیں وقتی طور پر اعصابی ٹینشن کو دور کرتی ہیں لیکن ان کے مابعد اثرات زندگی اور صحت کے لئے بہت مضر ھیں۔ ان دواؤں کو بکثرت استعمال کرنے سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور اخیر عمر میں رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔

تمباکو نوشی کا شری حکم

اگر انسان کبھی کبھی تمباکو پی لے تو یہ جائز ہے لیکن تمباکو نوشی کو عادت بنالینا اور مستقل تمباکو پینا جائز نہیں ہے، کیونکہ اب جدید میڈیکل سائنس کی اس تحقیق کو تمام دنیا میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ تمباکو نوشی انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ تمباکو پینے سے بالعموم لوگوں کو کھانسی ہو جاتی ہے اور یہ عام مشاہدہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں کہ تمباکو سے پھیپھڑوں کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، نیز منہ کا کینسر ہو جاتا ہے، خون کی شریانیں تنگ ہو جاتی ہیں جس سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جسم کو اور بھی بہت سے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ہمارے پاس یہ جسم اللہ تعالی کی امانت ہے ہمیں اس جسم کو نقصان پہنچانے کا کوئی حق نہیں، اور ہر وہ چیز جس سے جسم کو نقصان پہنچے اس سے احتراز لازمی ہے اور اس کا ارتکاب کرنا ممنوع ہے۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی نے بھی ایسی چیزوں کو کھانا ناجائز قرار دیا ہے جس سے جسم کو نقصان پہنچے مثلاً زہر، شیشہ، مٹی اور پتھر وغیرہ۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور ان چیزوں کا کھانا خود کو ہلاک کرنا ہے اس لئے ان کا حرام ہونا واجب ہے۔

قران کی روشنی میں منشیات کی ممانعت

خمر کا لفظی معنی۔ خمر (ض،ن) خمراً۔ ڈھانپنا چھپانا (گوندھے ہوئے آٹے کو) خمیر دار کرنا، شراب پلانا، خمر کسی چیز کا بدل جانا،خمر ،خمرۃ شراب، نشہ آور چیز۔ (9)

اصطلاحی مفہوم:

خمر "شراب اور نشہ "کو کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انسانی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور انسان کو کچھ سوجھائی نہیں دیتا، نیز اس سے اچھے اور برے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ہر نشہ آور چیز پر خمر کا لفظ بولا جاسکتا ہے جبکہ بعض کے نزدیک صرف اس چیز کو خمر کہا جاسکتا ہے جو کھجور یا انگور سے بنائی گئی ہو۔ عرف کے اعتبار سے خمر کے اصل معنی "کسی چیز کے چھپانے" کے ہیں۔ جس طرح خمار اصل میں ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی چیز کو چھپایا جاسکتا ہے۔ مگر عرف عام میں خمار کا لفظ صرف "عورت کی اوڑھنی" کے لئے بولا جاتا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے سر کو چھپاتی ہے۔ اس کی جگہ جمع خمر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (10)

"اور اپنے سینے پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں"۔

قرآن وحدیث میں لاتعداد مقامات پر شراب کی ممانعت کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ یہ انسانی دل و دماغ پر پردہ ڈال دیتی ہے اور انسان کو اچھے اور برے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ مشاہدات میں آیا ہے کہ نشے کے عادی لوگ لڑائی جھگڑے اور دیگر غیر شرعی حرکات و سکنات میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی ممانعت کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (11)

"لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں. آپ کہئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے"۔

امام ابن جریر طبری اس آیت کے شان نزول کو اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"زید بن علی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے خمر کے متعلق تین آیتیں نازل کیں جن میں سے ایک آیت یہ ہے کہ شراب پینے سے وقتی جوش اور ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ ان فوائد کی وجہ سے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگرچہ ان میں کچھ فائدہ ہے لیکن اس فائدے سے زیادہ اس کا نقصان ہے"۔ (12)

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ شراب کشید کر کے پیتے اور بیچتے تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں چونکہ ابھی تک شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے لوگ شراب پی لیتے تھے لیکن اسلام نے بتدریج اس کو منع فرماتے ہوئے نماز کی حالت میں شراب پینے کو ممنوع قرار دے دیا۔

روایت میں آتا ہے کہ دو آدمیوں نے شراب پی کر نماز پڑھی اور نماز میں بدکلامی کی جب یہ آیت نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (13)

"اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں تم نماز کے قریب نہ جاؤ، حتیٰ کہ تم یہ جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔

اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے نماز کے اوقات میں شراب پینے سے اجتناب کرنا شروع کر دیا جب کہ عام حالات میں شراب پی لیا کرتے تھے۔ ایک دن یہ واقعہ پیش آیا کہ: ابو القموس نامی ایک صحابی نے نشے کی حالت میں مقتولین بدر کے نوحہ اور مرثیہ میں چند اشعار پڑھے جن میں مقتولین بدر کی تعظیم اور تکریم کی باتیں تھیں۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ غضب میں گھبرائے ہوئے چادر کو گھسیٹتے ہوئے آئے اور اس کو مارنے کے لئے کوئی چیز اٹھائی تو وہ کہنے لگا: میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، بخدا میں اب کبھی شراب نہیں پیوں گا۔

اس کے بعد شراب کو مکمل طور پر حرام قرار دے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرمادیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔(14)

"اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے چڑھاوؤں کی جگہ اور بتوں کے پاس فال نکالنے کے تیر محض ناپاک ہیں اور شیطانی کاموں میں سے ہیں، ان سے اجتناب کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان کا صرف یہ ارادہ ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے سبب سے تمہارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کر دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو"؟

جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تو سیرت کی کتابوں میں درج ہے کہ مدینے کی گلیوں میں شراب اس طرح بہ رہی تھی جس طرح پانی بہتا ہے، یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے گھروں میں بڑے بڑے مٹکوں میں جمع شدہ شراب انڈیل دیں اور شراب کے برتن تک تلف کر دیے۔ "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ سنا تو کہا ہم باز آئے ہم باز آئے"۔(15)

اس آیت میں شراب کی حرمت پر دس دلیلیں ہیں:

1. شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے

2. شراب کو رجس (نجس) فرمایا اور ہر نجس چیز حرام ہے۔
3. شراب کو شیطانی کام قرار دیا اور شیطانی کام حرام ہے۔
4. شراب پینے سے اجتناب کا حکم دیا لہذا اس سے اجتناب کرنا فرض ہوا اور جس سے اجتناب فرض ہوا اس کا ارتکاب حرام ہے۔
5. حصول فلاح کو شراب سے اجتناب پر معلق فرمایا لہذا اس سے اجتناب فرض اور اس کا ارتکاب حرام ہوا۔
6. شراب کے سبب سے شیطان عداوت پیدا کرتا ہے اور عداوت حرام ہے، اور حرام کا سبب بھی حرام ہوتا ہے۔ لہذا شراب حرام ہوئی۔
7. شراب کے سبب سے شیطان بغض پیدا کرتا ہے اور بغض حرام ہے۔
8. شراب کی تاثیر سے شیطان اللہ کے ذکر سے روکتا ہے اور اللہ کے ذکر سے روکنا حرام ہے۔
9. شراب کی تاثیر سے شیطان نماز سے روکتا ہے اور نماز سے روکنا حرام ہے۔
10. اللہ تعالی نے استفہاماً انتہائی بلیغ ممانعت کرتے ہوئے۔ کیا تم (شراب نوشی سے) باز آنے والے ہو۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شراب نوشی سے انسان کے دل و دماغ کے ساتھ ساتھ ضمیر بھی مردہ ہو جاتا ہے، نیز اسے نہ تو اللہ کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ ہی مخلوق خدا کے، لہذا وہ مخلوق خدا کے حقوق کی پامالی کے ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین کے ہاں بھی سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور دنیاوی ذلت کے ساتھ ساتھ اسے آخرت کی ذلت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ لہذا اس سے اسلامی تعلیمات میں بھی منع کیا گیا ہے کہ یہ ایک غیر فطری اور شیطانی فعل ہے جو انسان کو اپنے اور پرائے کے درمیان، محرم اور غیر محرم کے درمیان فرق کو ختم کر دیتا ہے جس سے لاتعداد برائیاں جنم لیتی ہیں، اس لئے شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے لہذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔

احادیث کی روشنی میں تحریم خمر

جس طرح قرآن کی آیات میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اسے شیطانی فعل کہا گیا ہے اسی طرح حدیث پاک میں بھی اس کی ممانعت کے بارے میں لاتعداد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ کتب حدیث کے اندر اور خاص طور پر صحاح ستہ میں حرمت خمر کے بارے میں بہت ساری احادیث موجود ہیں جن میں سے یہاں چند احادیث پر اکتفا کریں گے۔ "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور (مشروب) خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے"۔(16)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے"۔(17)

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور فرمایا جو مشروب فرق کی مقدار میں نشہ آور ہو اس سے ایک چلو پینا بھی حرام ہے"۔(18)

"حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا خمر کی تحریم نازل ہوئی یہ انگور، چھوہارے، شہد، گندم اور جو سے بنتی ہے، اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے"۔(19)

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"دائمی شرابی، ماں باپ کا نافرمان اور احسان جتانے والا فردوس کی جنتوں میں داخل نہیں ہو گا"۔ (20)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی نے فرمایا:

"جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ دائمی شرابی تھا، وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا جیسے بتوں کو پوجنے والا ہو"۔(21)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"خمر پر، خمر کے پینے والے پر، خمر کے پلانے والے پر، انگور نچوڑنے والے پر، شراب بنانے والے پر، خمر اٹھانے والے پر، اس پر جس کے لیے خمر لائی جائے خمر بیچنے والے پر، خمر خریدنے والے پر، خمر کی قیمت کھانے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے"۔(22)

خلاصہ بحث

اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ نشہ انسان کی عقل زائل کر دیتا ہے اور انسان نشہ کی حالت میں ایسے کام کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی نگاہوں میں اس کی عزت و آبرو گر جاتی ہے اور اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے، نیز نیک کاموں پر اس کی قدرت ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہمیشہ برائی کی طرف راغب رہتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے جسمانی صحت بھی برباد ہو جاتی ہے، کمزور ہو جاتا ہے، کام کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ چیزوں کا اثر نہ صرف اس اکیلے ذات پر پڑتا ہے بلکہ اس سے اس کی اولاد اور پورا خاندان تباہی اور بربادی کی دہلیز پر چلا جاتا ہے اور اس کا جسم مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اپنے نشے کی عادت کو پورا کرنے کے لیے وہ اپنے گھر کا سامان تک بیچ دیتا ہے اور روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر آخر کار اپنی شریک حیات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور ہنستا بستا گھرانا چند ہی دنوں میں جہنم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کو ام الخبائث قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

قرآن و حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ منشیات کی روک تھام کا واحد حل سیرت طیبہ میں ہی ہے۔ ہم اپنے سکولوں، کالجز اور جامعات کے سلیبس میں سیرت طیبہ کے مضامین

شامل کرلیں اور جیسے دوسرے مضامین کو اہمیت دی جاتی ہے اس طرح اس کو نصاب کا حصہ بنادیا جائے تو ہم اس پر قابو پا سکتے ہیں۔ بحیثیت رسول علیہ الصلاۃ والسلام کے ذمہ جو کام تھا وہ افراد کا تزکیہ نفس بھی تھا جس کے کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اہم نکات

1. دور حاضر کا سب سے بڑا اور خوفناک المیہ منشیات ہے، جس نے زندگی کو مفلوج اور انسان کو اپنی ہی جان کا دشمن بنادیا ہے۔
2. پاکستان میں 1979 میں ہیروئن کے عادی افراد کی تعداد صفر جبکہ 1985 میں یہ تعداد بارہ لاکھ ہو چکی تھی، جن میں زیادہ تر افراد نوجوان تھے۔
3. صوبہ پنجاب میں منشیات کے استعمال پر سالانہ 10 ارب روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور پچیس لاکھ سے زائد افراد نشے کے عادی ہیں، تقریبا سالانہ ایک لاکھ سے زائد افراد نشے کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے ہیں۔
4. ماہرین کے خیال کے مطابق نشہ آور چیزوں کے زیادہ تر ترسیل شمالی مغربی قبائلی علاقوں اور ہمسایہ ملک افغانستان سے ہوتی ہے۔
5. اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سالانہ 76 لاکھ افراد نشہ استعمال کرتے ہیں جن میں 78 فیصد مرد اور 22 فیصد خواتین ہیں۔ یواین او کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 6.7 ملین لوگ نشے کے عادی ہیں۔
6. پاکستان میں نشہ کی سب سے بڑی دشمن شراب اور خاص طور پر زہریلی اور کچی شراب ہے جس سے سالانہ لاتعداد لوگ موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چرس، بھنگ، شراب، افیون، کوکین، اور ہیروئن کا نشہ شامل ہے۔
7. تمباکو نوشی کو بھی عادت بنالینا درست نہیں اس لیے اس سے پھیپڑوں اور منہ کا کینسر ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بلڈ پریشر کا بھی سبب بنتا ہے۔
8. سکون آور، نشیلی ادویات کا کسی ماہر ڈاکٹر کے مشورہ سے بطور دوا استعمال کرنا جائز ہے مگر اس کا استعمال عادتاً جائز نہیں۔
9. تعلیمی اداروں میں یہ صورتحال اور زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔
10. تعلیمی ادارے نشے کی آماجگاہ بن گئے ہیں۔
11۔ اس کا مقصد نوجوان نسل کو تباہ کرنا ہے۔

سفارشات

1. انسان کو انسانیت، کا اخلاق اور مذہب کی تعلیم دی جائے تاکہ وہ اچھائی اور برائی کا فرق کر سکیں۔
2. معاشرے میں اعلی سرکاری عہدے دار یا سیاسی لیڈرز جو مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ مجرموں کی پشت پناہی نہ کریں۔
3. ذہنی اور نفسیاتی امراض کے علاج کے لئے ایک شعبہ ہو جو تشخیص کرے کہ اس کی مجرمانہ ذہنیت کے اسباب و محرکات کیا ہیں اور اس تشخیص کے بعد مناسب علاج کا اہتمام کیا ہے۔
4. بر سر روز گار بنانے کے لئے فن اور مختلف کام کاج سکھائے جائیں اور اچھے شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کے لئے روز گار فراہم کیا جائے نیز ایسے وسائل مہیا کیے جائیں تاکہ معاشرے میں صحیح طور پر ایڈجسٹ ہو سکے۔
5. اسلامی سزاوں حدود اور تعزیرات کو لاگو کیا جائے تاکہ فتنہ کے عادی مجرم کے دل میں جرم کی سزا کا خوف پیدا ہوا۔
6. تعلیم کو عام کیا جائے تاکہ جہالت سے نجات ملے اور معاشرے میں بہتر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ آئے۔
7. نشے کے عادی مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ لوگ اس سے سبق حاصل کریں۔
8. دینی تبلیغ کو نصیحت ہو تاکہ اخلاقی و روحانی اصلاح کے لئے تیار ہوں۔
9. پولیس کا ادارہ انسداد منشیات میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس لیے پولیس کو فرض شناسی سے کام لینا چاہیے۔

10۔ سماجی تربیت فرد کو معاشرے میں کردار ادا کرنے میں مدد دیتی ہے اس لئے افراد معاشرہ کے لئے سماجی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے تاکہ ہر فرد معاشرے کا ذمہ دار شہری بن کر سامنے آئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1. Drugs addiction in Pakistan (website)
2. Zameer Afaq ،South Asian journalists 30-6-2016
3. Friday magazine ،December 28, 2018
4. Daily Suno newspaper Lahore report Sohail Bhatti,30-6- 2016
5. www.google.com live 26-0-2016
6. www.google.com, Islam time Urdu
7. رپورٹ: مسرت قیوم، روزنامہ نوائے وقت لاہور 7 اگست 2017

8. شامی, ابن عابدین, ردالمختار، ج5، ص294
9. فیروزاللغات، ص172، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور
10. النور:31
11. البقرہ:219
12. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد(224-310ھ/839 -923ء) جامع البیان فی تفسیر القرآن،ج2،ص 211،بیروت، لبنان: دارالفکر،1405ھ
13. النساء:43
14. المائدہ:91-90
15. طبری ،ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد(224-310ھ/839-923)جامع البیان فی تفسیر القرآن،ج2،ص 211،بیروت، لبنان: دارالفکر،1405ھ
16. ابوداود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی(202-275ھ/817-889ء)السنن۔ح3680، بیروت لبنان، دارالفکر۔1414ھ/1994
17. سنن ابوداوٗد،ح3681
18. سنن ابوداوٗد،ح3687
19. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(194-256ھ/810-870ء)، الصحیح،ح 5581،بیروت لبنان: دار ابن کثیر،1407ھ/9871ء
20. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری(215-292ھ /830-905)المسند(البحر الزخار)،ج3 ،ص2931،بیروت لبنان:مؤسسۃ علوم القران،1409ھ
21. مسند البزار،ج3،ص2932
22. مسند البزار،ج3ص2937